Category Y

AL-HAYAT Research Journal

ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print):: 3006-4759

Volume 3 Issue 1 (October-December 2025)

محدثِ کبیر امام ابن جوزیؒ: شخصیت، علمی خدمات اور منہج نقد و تحقیق — ایک جامع و تحقیقی مطالعہ

"Imam Ibn al-Jawzi: His Personality, Scholarly Contributions, and Methodology of Critique — A Comprehensive Analytical Study

Dr. Hafiz Khalil Ahmad Qadri
PhD in Islamic Studies, College of Shariah & Islamic Sciences, Minhaj University, Lahore, Islamic Scholar and Educator, Teaching Dars-e-Niẓāmī syllabus at Jamia Hajveria since 1998

Abstract
This research paper presents a comprehensive analytical study of Imam Ibn al-Jawzi (508–597 AH), one of the most prominent scholars of the Islamic intellectual tradition. Renowned as a historian, muhaddith, theologian, jurist, and spiritual critic, Ibn al-Jawzi's scholarship spans an extraordinary range of disciplines. This study highlights the key aspects of his personality, lineage, education, major teachers, and distinguished students, along with an overview of his prolific literary contributions, which exceed three hundred works. Special emphasis is placed on his methodological approach in hadith studies, jurisprudence, and historical writing. A significant portion of the research explores Ibn al-Jawzi's critical stance toward certain Sufi practices, analyzing the reasons behind his objections, the scholarly context of his critiques, and the conciliatory explanations provided by later authorities such as Imam Abdul Haq Muhaddith Dehlvi and Shaykh al-Zarruq. The paper also sheds light on Ibn al-Jawzi's balanced understanding of orthodoxy, his commitment to safeguarding Islamic teachings from innovations, and his nuanced engagement with both juristic and spiritual traditions. Finally, the study examines his ethical thought, personal reflections from Sayd al-Khatir, and the circumstances surrounding his imprisonment, repentance, and death. This research concludes that Ibn al-Jawzi remains a towering figure whose intellectual legacy continues to shape Islamic thought across various disciplines.

Keywords: Ibn al-Jawzi, Hadith Scholarship, Islamic Thought, Sufi Critique, Scholarly Methodology, Intellectual Legacy

تذکرہ محدث حضرت امام ابن جوزی(۵۰۸۔۔۵۸۷)

چھٹی صدی کے بغدادی محدث جن کا نام نامی اسم گرامی عبدالرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن حمادی بن محمد بن جعفر الجوزی القرشی التیمی البکری ہے([1])یعنی اصل نام عبدالرحمن بن علی اور عرف و خطاب جمال الدین اور کنیت ابوالفرج ہے اور سلسلہ نسب بواسطہ محمد بن ابی بکر خلیفہ اول بلافصل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے آپ حضرت سید الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی المعروف حضرت غوث اعظم رحمۃاللہ علیہ سے ستائیس سال چھوٹے ہیں حضرت شیخ عبدالحق رحمۃاللہ تعالی علیہ جبکہ ۵۸۷ یا ۹۷ ۵ھ میں شب جمعہ بمطابق 12ماہ رمضان میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃاللہ تعالی علیہ کے پڑوس میں باب حرب کی طرف سے دفنایا گیا ([2])آپ کی نماز جنازہ آپ کے فرزند ارجمند حضرت ابوالقاسم علی نے پڑھائی آپ نے اپنے پسماندگان میں بیوہ اور تین بیٹے ( )حضرت عبدالعزیز (۲) حضرت ابوالقاسم علی (۳) محی الدین یوسف اور پانچ صاحبزادیاں جن کے نام یہ ہیں (۱) ام سبط (۲) اشرف النساء (۳) زینب (۴) جوہرہ (۵) سنت العلماء الصغیرہ، چھوڑے ہیں۔ علمی عظمت، فقہی بصیرت، حدیثی مہارت اور اصلاحی حکمت نے آپ کو اپنے دور کا محققِ بے مثال اور تاریخِ اسلام کا دائمی اثر رکھنے والا امام بنا دیا۔

لقب ابن جوزی سے ملقب ہونے کی وجوہ

پہلی وجہ: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃاللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: جوزی ایک جگہ کی طرف نسبت ہے جسے فرضۃ الجوزہ کہا جاتا ہے۔

دوسری وجہ: آپ کے آباء واجداد میں آٹھویں پشت پر جعفر نامی شخص کو جوزی کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔

تیسری وجہ: جوز شہر بصرہ کے ایک محلہ کی طرف منسوب ہے جبکہ ہجویری غزنوی کے محلے کی طرف منسوب ہے۔

چوتھی وجہ: واسط کے مقام پر آپ کے آباء واجداد میں سے جعفر نامی ایک شخص کا وہاں گھر تھا اس کی طرف اس کی نسبت کر دی گئی۔ ہے۔ وجہ اول سب سے راجح ہے۔([3])

مشہور اساتذہ عظام

آپ نے اپنے اساتذہ کرام کی مجموعی تعداد ۸۷ ذکر کی ہے جن میں تین خواتین کا بھی ذکر ملتا ہے لیکن ابن جوزی جن کے منظور نظر تھے وہ یہ ہیں:

CC BY

1۔ حضرت ابوالقاسم ہبۃاللہ محمد بن عبدالواحد شیبانی،

2۔ حضرت ابوالبرکات عبدالوہاب بن مبارک الماطی،

3۔ حضرت ابن ناصر،

4۔ حضرت ابن الطبری،

5۔ حضرت ابن زانمونی،

6۔ حضرت جوالیقی،

7۔ حضرت ابن عقیل ۔([4])

تلامذہ

یوں تو محدث کبیر ابن جوزی رحمۃاللہ تعالی علیہ سے جم غفیر نے استفادہ کیا بقول مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے "مَن عَلَّمَنِی حَرفًا فَقَد صَیَّرَنِی عَبدًا" کہ جس نے مجھے ایک حرف سیکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنالیا ([5])تاہم جو شاگرد اوراق تاریخ کی زینت بنے ان کے اسماء میں سے چند کے نام یہ ہیں:

1. آپ کے فرزند ارجمند محی الدین یوسف،
2. شمس الدین یوسف،
3. حافظ عبدالغني المقدسی،
4. ابن قدامہ الحنبلی،
5. ابن الانبی،
6. ابن نجاو غیرہم۔

مشہور تصانیف

محدث و مؤرخ علامہ عمادالدین دمشقی صاحب بدایہ والنہایہ کی تحقیق یہ ہے کہ ابن جوزی کی کتب کو احاطہ شمار میں لانا ممکن نہیں لیکن علامہ ابن عماد جو کہ محدث کبیر ابن جوزی کے ہم عصر علماء میں سے تھے ان کے استفسار پر علامہ ابن جوزی نے غالبا مطبوعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تین سو چالیس سے کچھ زائد ہیں جن میں بہت جستجو کے بعد ہمیں چند کتب اور چند کے نام کی طرف رسائی ہوئی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں :

1. تلقیح فھوم اھل الاثر في عیون التاریخ والسیر
2. المغنی في علوم القرآن
3. زادالتفسیر في علم التفسیر
4. المنتظم في تاریخ الملوک والامم
5. اخبار اھل الرسوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ
6. فنون القرآن في عجائب القرآن
7. الشفاء في مواعظ الملوک والخلفاء
8. المجتبی في علوم تتعلق بالقرآن
9. الکشف في احادیث الصحیحین
10. المختار في اخبار المختار
11. الوفاء بأحوال المصطفی
12. مشکل الصحاح
13. احکام النساء
14. تنبیہ النائم الغمر علی حواسم العمر

CC BY

15. جامع المسانید
16. کتاب الازکیاء
17. کتاب اخبار الحمقی والمغفلین
18. کتاب القصاص
19. کتاب الموضوعات
20. الواهیات
21. الضعفاء
22. تهذیب المسند
23. صفوة الصفوة
24. صید الخاطر
25. ذم الهوی
26. تلبیس ابلیس
27. الطب الطب الروحانی
28. البقرة
29. المدهش المعروف مواعظ ابن جوزیہ
30. عیون الحکایات
31. بحر الدموع
32. رؤس القواریر فی الخطب والمحاضرات والوعظ والتنکیر
33. روح الارواح
34. الذهب المسبوک فی السیر الملوک
35. ملتقط الحکایات
36. مناقب احمد بن حنبل
37. اخبار النساء
38. تنبیه الغنائم
39. اخبار اہل الرسوخ فی الفقہ والتحدیث
40. اخبار الظراف
41. تاریخ عمر ابن الخطاب
42. تقویم اللسان
43. لفتح الکبد الی نصیحۃ الولد
44. سیرت عمر بن عبد العزیز
45. مناقب عمر بن عبد العزیز
46. مناقب بغداد
47. تمیز الطیب من الخبیث فیما یدور علی السنة الناس
48. تلقیح فہوم علی اہل الآثار فی مختصر السیر والاخبار

CC BY

49. دفع شبہۃ التشبیہ والرد علی المجسمۃ
50. الیاقوتہ الواعظوالموعظہ
51. کتاب الکرامتہ
52. الطب الروحانی
53. بستان الواعظین
54. ذم الہوی
55. زادالمسیر فی علم التفسیر
56. الکشف فی احادیث الصحیحین
57. تہذیب المسند
58. الشفاء فی مواعظ الملوک والخلفاء
59. مناقب حسن
60. مناقب سعید المسیب
61. مناقب ثوری
62. مناقب شافعی
63. فضائل الایام
64. الریاضہ
65. اعمار الاعیان
66. الصفا
67. المغنی
68. تذکرۃ الادیب
69. الوجوہ والنظائر
70. شبر الغرم المساکن
71. الحدائق
72. الواہیات الضعفاء
73. التفسیر الکبیر 25 جلدیں ([6])([7])

محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مسلکی میلان ورجحان ([8])

آپ کی تصانیف سے عیاں ہوتا ہے کہ آپ مقلد تھے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے اور حضرت امام المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن حضرت شیخ سیف الدین دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ بہت سارے مسائل میں امام احمد کے اقوال امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مذہب کے مطابق پائے جاتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے چاہا تو جن مسائل میں (مذہب حنفی اور حنبلی کی) موافقت پائی جاتی ہے ان پر الگ الگ ایک رسالہ لکھوں گا۔

مذہب حنفی اور حنبلی میں باہمی موافقت پر شیخ محقق کے دلائل

پہلی دلیل: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا مذہب مسلک حدیث شریف کی موافقت پر مبنی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ امام اعظم کا مذہب اکثر مسائل میں امام احمد بن حنبل کے موافق سے عموما مسائل میں ان کے درمیان اختلاف نہیں ہے اور اگر امام احمد بن حنبل کا ظاہر مذہب مخالف بھی ہو تو کم از کم ان کے ہاں موافق روایت بھی مل جائے گی جیسا کہ "کتاب الخرقی" کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے اور یہ کتاب امام احمد بن حنبل کے مذہب میں جامع اور جلیل کتاب ہے۔

CC BY

دوسری دلیل: بعض علماء نے بیان کیا کہ امام احمد نے ایک سو پچیس (۱۲۵) مسائل میں امام اعظم ابو حنیفہ کی موافقت کی ہے اور امام شافعی کی مخالفت کی ہم نے جو امام اعظم ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل کے مذہب میں موافقت کا دعوی کیا ہے اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ کنزالد قائق (حضرت عبد اللہ بن احمد نسفی) میں امام احمد کے اختلاف کا اشارہ نہیں ہے کنزالد قائق ہمارے مذہب حنفی کی مشہور ترین کتاب ہے اس کے مصنف نے اختلاف کرنے والے ائمہ کے لیے رموز (اشارات) وضع کی ہیں، مثلا:

فا : امام شافعی کے لیے

کاف : امام مالک کے لیے

سین : امام ابو یوسف کے لیے

میم : امام محمد وغیرہ کے لیے

لیکن امام احمد کے لیے کوئی رمز وضع نہیں کی اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا اختلاف قلیل اور نادر ہے۔ (9)

محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے مختلف طبقات صوفیاء پر تنقید کی وجوہ اور علماء کے اعتراضات کے جوابات

حضرت محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ پر علماء کا یہ بھی اعتراض ہے کہ وہ بہت متشدد طبیعت کے تھے اور اکثر علماء و صوفیاء کی تردید کرتے اس لیے بعض علماء نے یہاں تک فرمادیا کہ ابن جوزی کی تلبیس ابلیس کتاب اور شیخ ابن عربی حائمی کی فتوحات کلیہ، امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی النفخ والستویہ اور ابو طالب علی کی قوت القلوب قابل مطالعہ نہیں بلکہ ان سے اجتناب کیا جائے ہم اللہ تعالی کی توفیق اور آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے فیضان سے حقیقت کو واضح کرتے ہیں۔

پہلا جواب اور توجیہ

حضرت محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خصوصیت ہے کہ انہوں نے صوفیاء کا رد کرنے کے باوجود اپنی کتاب صید الخاطر وغیرہ کو ان کے کلام سے مزین کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تردید سے ان کا مقصود برائی اور بدعت کا راستہ روکنا تھا اور یہی نظریہ ہونا چاہیے بحکم حدیث مؤمن کے بارے میں اچھا گمان کرنا چاہیے چنانچہ شیخ محقق حضرت امام المحدثین علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے فرماتے ہیں کہ ان کا مقصد خلاف سنت راہ بند کرنا تھا محض انکار مقصد نہ تھا ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ خود لکھتے ہیں۔

اپنی کہانی اپنی زبانی

اللہ تعالی جانتا ہے کہ غلط کار کی غلطی بیان کرنے سے ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ شریعت کو بدعات سے محفوظ کریں اور از راہ غیرت کسی غیر شرعی کام کو شریعت میں داخل ہونے سے روکیں ہمیں ان کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ کام کرنے والا کون ہے؟ خوب صوفیاء کرام حق بیان کرنے اور غلطی والے کے عیب کو ظاہر کرنے کے لیے اپنے دوستوں کی غلطی کی نشاندہی کرتے تھے کوئی جاہل اگر یہ کہتا ہے کہ تم فلاں زاہد اور بابرکت شخصیت پر کیسے رد کرتے ہو تو اس کی بات کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ اطاعت احکام شرعیہ کی کی جاتی ہے نہ کہ اشخاص کی ۔ (10)

دوسرا جواب اور توجیہ

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ناقل ہیں کہ حضرت سیدی شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں جاننا چاہیے کہ دین قدیم وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین رحمہم اللہ تعالی سے مروی ہے اور یہی مذہب اہل سنت وجماعت ہے اس لیے اس کا عقیدہ رکھنا واجب ہے اور اپنے آپ کو اس کا پابند کرنا بہت ضروری ہے یہاں تک کہ وہ انسان پر چھا جائے اس کے بعد صوفیاء کرام کے اقوال کو دیکھا جائے اگر مذہب اہل سنت کے مطابق ہوں تو مقبول ہیں اور اگر بظاہر کسی بات میں مخالف ہوں تو جہاں تک ہو سکے ان میں تطبیق اور موافقت کی راہ تلاش کی جائے گی اور اگر ان اقوال کو رد کر دیا جائے اور مصلحت کا تقاضا بھی یہی ہو تو جائز ہے کیونکہ منکر معذور ہے اور اس کا حال کمزوری اور کوتاہی سے پاک ہے وہ سلامتی کے راستے پر ہے بعض حضرات نے کہا بلکہ وہ مستحق ثواب ہے اور اگر رد نہ کیا جائے اور ان اقوال کا قائل علم عمل اور تقوی میں امام و مقتدا ہے تو توقف کیا جائے گا کیونکہ ہو سکتا ہے اس نے ایسی چیز کا ارادہ کیا ہو جسے ہم سمجھ نہیں سکے ایسے قول کو ہم ترک کر دیں گے اس کے صحیح مطلب کو تسلیم کریں گے اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد کر دیں گے۔ (11)

تیسرا جواب اور توجیہ

تیسرا جواب اور توجیہ انکار سے قبل بطور تمہید کے امام المحدثین حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مفید بحث کو ذکر کیا جارہا ہے تاکہ انکشاف مسئلہ بدرجہ اتم ہو۔

صوفیاء پر انکار کے اسباب شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی نظر میں

صوفیاء پر انکار کے پانچ اسباب ہیں :

پہلا سبب انکار

ان کے طریقے کو پیش نظر رکھنا جب وہ کسی رخصت کی بناء پر خلاف ادب کام کریں یا وہ کسی کام میں تساہل سے کام لیں اور ان سے کوئی نقص سرزد ہو جائے تو ان پر جلد انکار کیا جاتا ہے کیونکہ نظیف اور صاف ستھرے آدمی کا معمولی سا عیب بھی نمایاں نظر آتا ہے اور کوئی انسان بھی نقص سے خالی نہیں ہوتا جب تک کہ اسے اللہ تعالی کی طرف سے معصومیت اور حفاظت حاصل نہ ہو۔

CC BY

دوسرا سبب انکار

علمی بات کا رقیق ہونا اس لیے ان کے معارف وعلوم اور احوال پر طعن کیا گیا ہے کیونکہ نفس انسانی کو جس چیز کا علم نہیں ہوتا اس کا جلد انکار کر دیتا ہے۔

تیسرا اسباب انکار

جھوٹے دعوے کرنے والوں اور دین کے بدلے دنیاوی عزت کے طلب گاروں کی کثرت اب اگر صوفیاء کوئی دعوی کریں اور اس پر دلیل بھی موجود ہو تو پھر بھی اشتباہ کی بنا پر ان کے حال کا انکار کر دیا جاتا ہے۔

چوتھا سبب انکار

عوام الناس کی گمراہی کا خوف اس طرح کہ وہ ظاہر شریعت کو چھوڑ کر باطل کی پیروی کرنے لگیں گے جیسے کہ بہت سے جاہلوں کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آیا ہے۔

پانچواں سبب انکار

نفس کا انصاف کرنے میں شدید بخل سے کام لینا اور اس کے مختلف مراتب میں حسد ظاہر ہوتا ہے تو ہر حقیقت کو رد اور باطل کر دیتا ہے صوفیاء کرام چونکہ حسد اور ناانصافی سے بعید ہوتے ہیں اس لیے لوگ دوسروں کی نسبت ان سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور اصحاب مراتب صوفیاء کرام دوسروں کی نسبت عوام پر زیادہ تسلط رکھتے ہیں آخری وجہ کے علاوہ باقی وجوہ جس شخص میں پائی جائیں وہ معذور بھی ہے اور مستحق اجر بھی۔

تمہید کے بعد تیسرا جواب اور توجیہ

صوفیہ علماء پر انکار کے اسباب کے بعد حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ زروق کا ابن جوزی کے بارے میں حسن ظن یہ ہے کہ ان میں چوتھا احتمال پایا جاتا ہے۔

محدث کبیر ابن جوزی کا بارگاہ غوثیت میں معذرت نامہ

اس میں شک کی گنجائش نہیں کہ محدث کبیر ابن جوزی بہت بڑے نقاد تھے چنانچہ ایک مقام پر حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے علم پر مغرور اور اپنی فضیلت کے زعم میں مبتلاء، اولیاء کرام کی باتوں اور ان کی خدمت سے محروم تھے جیسے کے کہ ان کے انداز کلام سے ظاہر ہے نیز وہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے زمانہ میں تھے قطب الاقطاب تاج المفاخر حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے انکار کی وجہ سے پانچ سال تک ابن جوزی جیل میں قید رہے لیکن حضرت امام المحدثین نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے متعلق لکھا کہ ابن جوزی نے معافی مانگ لی تھی چنانچہ امام المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں کہ میں نے حرم شریف میں ایک رسالہ دیکھا جس میں ابن جوزی اور شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی پر ان کے انکار کا ذکر تھا مؤلف رسالہ کہتے ہیں کہ بعض علماء ومشائخ انہیں پکڑ کر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خدمت میں لے گئے اور یہ درخواست کی کہ انہیں معافی دے دیں اور ان سے در گزر فرمائیں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے انہیں معاف کر دیا اور ان کے معاملہ سے در گزر فرمایا۔ میں نے سیدی شیخ عبدالوہاب کی خدمت میں جا کر اس کتاب کا واقعہ بیان کیا اور حضرت شیخ کے ابن جوزی کو معاف فرمانے کا تذکرہ کیا تو شیخ عبدالوہاب نے فرمایا الحمدللہ علی ذالک ابن جوزی بہت بڑے عالم اور محدث تھے اللہ تعالی کا شکر یہ ہے کہ ہلاکت کی جگہ سے نجات پا گئے پھر فرمایا: سنو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ بزرگ ہیں ان کی شان عظیم ہے اور ان کا انکار زہر قاتل ہے۔ حفظہ اللہ تعالی یہ بھی فرمایا: اللہ تعالی نے انہیں وہ عزت اور فضیلت عطا فرمائی ہے کہ مشائخ میں سے کسی کو عطا نہیں فرمائی ہے دعا ہے اللہ تعالی عافیت عطا فرمائے اور انجام بخیر فرمائے۔ [12] [13] [14] [15]

چوتھا جواب اور توجیہ

محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا صوفیاء پر انکار کی چوتھی وجہ سمجھنے سے قبل تمہیداً شیخ محقق کی مفید بات سمجھ لیں آپ فرماتے ہیں:

لوگوں کی مختلف اقسام ومطالب آپ فرماتے ہیں:

کہ اس جگہ تین قسم کے لوگ ہیں:

پہلی قسم

وہ لوگ ہیں جو کہ ظاہر سے تعلق رکھتے ہیں مجموعی طور پر معنی کی طرف توجہ نہیں دیتے یہ لوگ جمود پسند ظاہر یہ ہیں۔

دوسری قسم

وہ لوگ ہیں جو معنی کی طرف توجہ دیتے ہیں جہاں تاویل کی ضرورت ہو وہاں تاویل کرتے ہیں جہاں تاویل کی ضرورت نہ ہے ہو وہاں ظاہر پر اعتماد کرتے ہیں یہ اہل تحقیق فقہاء ہیں۔

تیسری قسم:

وہ لوگ ہیں جو معانی کو ثابت کرتے ہیں الفاظ کی تحقیق کرتے ہیں اور اشارات و حقائق حاصل کرتے ہیں یہ محققین صوفیاء ہیں۔ شیخ محقق اقسام کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ابن جوزی کے امام غزالی وغیرہ کی احیاء العلوم کی تردید سے پتہ چلتا ہے کہ ابن جوزی صرف معانی کے قائل ہیں اور اشارات کے قائل نہیں ہیں وہ دوسری قسم کے لوگ یعنی ان فقہاء میں سے ہیں جو بواطن کی طرف

اشارات کے سلسلے میں صوفیاء کے طریقہ کے منکر ہیں۔

کیا محدث کبیر ابن جوزی اور ابن عربی کی کتب کا مطالعہ نہ کیا جائے؟

کچھ علماء نے اکابر کی تصریحات کو پڑھ کر کہ ابن جوزی کی کتاب "تلبیس ابلیس" ابن عربی حاتمی کی "فتوحات مکیہ" امام غزالی کی "احیاء العلوم" کے بعض مقامات اور ابو طالب مکی کی "قوت القلوب" سے اجتناب کا مشورہ دیا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا محاکمہ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت شیخ زروق کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ شیخ زروق نے فرمایا کہ جن نصیحت کرنے والے علماء نے ان کتابوں سے بچنے کی تلقین کی ہے ان کا مقصد یہ ہے کہ ان مبہم اور وہم میں ڈالنے والے مقامات سے اجتناب کرنا چاہیے جو غلطی میں ڈالنے کا ذریعہ ہو سکتے ہیں یہ مقصد نہیں کہ ان کتابوں کو بالکل ہی ترک کر دیا جائے اور علم دشمنی کا مظاہرہ کیا جائے کیونکہ ان میں نفیس علوم بڑی مقدار میں پائے جاتے ہیں، ان سے مطالعہ کی ممانعت کی۔

دوسری توجیہ

شیخ محقق فرماتے ہیں کہ اس ممانعت کا اکابرین نے یہ مطلب لیا ہے کہ ان کتب کے غلطی والے مقامات سے بچنا ضروری ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ پوری کی پوری کتاب کو نظر انداز کیا جائے اور دشمنی کا ثبوت دیا جائے۔

تیسری توجیہ مخالفت

دراصل تین چیزیں ہوا کرتی ہیں: (۱) طبیعت سلیمہ (۲) جس بات کی دلیل ظاہر ہو اسے لے لیا جائے (۳) جن چیزوں کی دلیل ظاہر نہ ہو اللہ تعالی کے سپرد کیا جائے یہ اچھا اور معقول اور درمیانہ راستہ ہے جس طرح عربی کا قول ہے: "خُذ مَاصَفَادَعْ مَا كَدَكَ" ترجمہ: صاف ستھری بات لے لو اور جو ستھری نہیں اسے چھوڑ دو۔

ممانعت کی چوتھی توجیہ

محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی کتب کے مطالعہ سے منع کرنے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عوام الناس اس کے مطالعہ سے اجتناب کریں کیونکہ مغلق اور پیچیدگیوں کو عوام نہیں سمجھتی انہوں نے اکثر مقامات پر علمی نسب کو اپنایا ہے اور اگر خواص مطالعہ کریں تو احتیاط اور توقف سے مطالعہ کریں چنانچہ شیخ محقق فرماتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ میں سیدی شیخ عبدالوہاب کی خدمت میں حاضر تھا وہاں فتوحات مکیہ کا ایک نسخہ فروخت کے لیے لایا گیا مجھے اس کے خریدنے کا شوق ہوا تو شیخ نے فرمایا اگر آپ چاہیں تو لے لیں کیونکہ اس میں نفیس اور عجیب علوم ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ توقف اور احتیاط سے اس کا مطالعہ کریں۔ ([16])

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام

محدث ابن جوزی جامع المعقول والمنقول تھے چنانچہ عربی کا مقولہ ہے: "مَنْ أَحْسَنَ الْمَضَى فَقَدْ يُحْسِنُ مَا بَقِيَ" (العبرات بحوالہ عربی فاضل) کہ جس نے ماضی کا زمانہ اچھا گزارا، اس کا مستقبل بھی روشن ہو گا چنانچہ محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنا طالب علمی دور کا ذکر کرتے ہیں کہ میں اپنا حال عرض کرتا ہوں میری طبیعت کتابوں کے مطالعہ سے کسی طرح سیر نہیں ہوتی جب کسی نئی کتاب پر نظر پڑ جاتی تو ایسا محسوس ہوتا کہ کوئی خزانہ ہاتھ لگ گیا ہے اگر میں کہوں کہ میں طالب علمی کے زمانہ میں ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا ہے تو بہت زیادہ معلوم ہو گا ان کتابوں کے مطالعہ سے سلف کے حالات و اخلاق ان کی عالی ہمتی قوت حافظہ اور علوم نادر کا ایسا اندازہ ہوا جو ان کتابوں کے بغیر نہیں ہو سکتا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اپنے زمانے کے لوگوں کی سطح پست معلوم ہونے لگی اور ایسا وقت کہ طالب علم کی کم ہمتی منکشف ہو گئی اور فرماتے ہیں کہ میں نے مدرسہ نظامیہ کے پورے کتب کا مطالعہ کیا جس میں چھ ہزار کتابیں ہیں اس طرح بغداد کے مشہور کتب خانے کتب الحنفیہ، کتب الحمیدي، کتب عبدالوہاب، کتب ابی محمد، وغیرہ جتنے کتب خانے میری دسترس میں تھے سب کا مطالعہ کر ڈالا۔ ([17])

تمہید و فائدہ جلیلہ

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا علمی مقام و مرتبہ آشکار کرنے سے قبل تمہیداً یہ بات سمجھ لی جائے کہ مشاہیر فن کون کون تھے چنانچہ (1) حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ علم نسب میں (۲) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کام کی قوت میں (۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حیاء میں (۴) حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ اہم فیصلے میں (۵) حضرت ابی ابن

CC BY

کعب رضی اللہ عنہ علم قراءۃ میں (۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ علم فرائض میں (۷) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ امانت میں (۸) حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ وعظ میں (۹) حضرت وہب ابن منبہ رضی اللہ عنہ قصص میں (۱۰) حضرت ابن سیرین خواب کی تعبیر میں (۱۱) حضرت امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فقہ و حدیث میں(۱۲)حضرت ابن اسحاق رحمۃ اللہ تعالی علیہ مغازی میں (۱۳) حضرت مقاتل رحمۃ اللہ تعالی علیہ تاویل میں (۱)حضرت کلبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ قصص القرآن میں (۱۵) حضرت خلیل بن احمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ علم عروض میں (۱۶) حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ عبادت میں (۱)حضرت امام سیبویہ نحو میں کی (۱۸) حضرت امام مالک حدیث و صرف میں (۱۹) حضرت امام شافعی فقہ و حدیث میں (۲)حضرت ابو عبیدہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ غریب و معروف باتوں میں (۱ ۲) حضرت علی بن مدینی دینی عمل میں (۲۲)حضرت یحییٰ بن معین رجال میں (۲۳) ابو تمام شعر میں(۲)حضرت امام احمد بن حنبل سنت میں (۲۵) حضرت امام بخاری حدیث پرکھنے میں (۲۶) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تصوف میں (۲)حضرت محمد بن نصر المروزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اختلاف میں (۲۸) جبائی معتزلہ مذہب میں (۲۹) اشعری علم کلام میں (۳۰) حضرت محمد بن زکریا علم طب میں (۳۱) ابو معشر علم نجوم میں (۳۲) ابن نباقہ خطبوں میں (۳۳) ابو الفرج اصفہانی سوال و جواب میں (۳۴) ابو القاسم طبرانی عوالی میں (۳۵) ابن حزم ظاہر میں (۳۶) ابو الحسن بکری جھوٹ میں (۳)حریری مقامات میں(۳۸) این بندہ وسعت سفر میں (۳۹) متنبی شعر میں (۴۰) موصلی گانے میں (۴۱) صولی شطرنج میں (۴۲) خطیب بغدادی تیز پڑھنے میں (۴۳) علی بن ہلال لکھنے میں (۴۴) عطار سلمی خوف میں (۴۵) قاضی الفاضل انشاء میں (۴۶) حضرت امام اصمعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نوادر میں (۴۷) اشعب طمع میں (۴۸) معبد گانے میں (۴۹) ابن سینا فلسفہ میں اور (۵۰) متاخرین میں اعلی حضرت علمبر دار عشق رسالت امام احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو مروجہ ساٹھ علوم سے زیادہ پر بیک وقت دسترس حاصل تھی۔([18])

محدث ابن جوزی کا صاحب البدایہ والنہایہ کی نظر میں تبحر علمی

حضرت علامہ عماد الدین دمشقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ابن جوزی علیہ الرحمہ کا مقام علمی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو علم کی ساری انواع میں ید طولی حاصل تھا آپ کو سارے علوم میں مہارت تامہ حاصل تھی آپ کی اتنی تالیفات ہیں کہ اس جگہ انہیں شمار کرنا ممکن نہیں۔([19])اس عبارت میں علامہ دمشقی نے محدث کبیر ابن جوزی کے مقام علمی کی طرف سے یہ کہہ کر اشارہ کیا کہ اس طرح انواع میں ید طولی تھا آیئے دیکھتے ہیں وہ ساری انواع علوم کونسے ہیں علامہ امام فخر الدین رازی شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ان انواع علوم کو واضح بیان کیا ہم تشنگان علوم و معارف کے لیے بیان کرتے ہیں۔

مختلف قسم کے علوم و معارف کے اسماء گرامی

علمائے اہل سنت و جماعت سے اور بالخصوص ماہر رضویات حضرت محسن اہل سنت مزلی و مشفقی استاذی المکرم مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری نور اللہ مرقدہ المعروف شرف ملت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی زبان پر جملہ عام ہوتا تھا کہ اعلی حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو ساٹھ سے زائد علوم پر عبور و دسترس حاصل تھی وہ کیا ہیں؟ جو مندرجہ ذیل ہیں:

(1)علم کلام (عقائد)(۲) علم اصول فقہ (۳) علم جدل (مناظر)(۴) علم خلافیات (۵) علم فقہ (شریعہ) ( )علم فرائض (وراثت)(۷) علم وصایا(وصیت) (۸) علم تفسیر (۹) علم اعجاز القرآن (۱۰) علم القراءۃ (۱۱) علم حدیث (۱۲) علم اسماء الرجال (۱۳) علم تواریخ (۱۴) علم مغازی(جنگیں) (۱۵) علم نحو (عربی گرائمر)(۱۶) علم صرف (۱۷) علم اشتقاق (۱۸) علم امثال(۱)علم عروض (اوزان اشعار)(۲۰) علم قوانی (شعری قافیہ بندی) (۲۱) علم بدیع الشعر والنشر (۲۲) علم معانی (۲۳) علم منطق (۲۴) علم طبعیات (۲۵) علم تعبیر الرویا (۲۶) علم فراست (۲۷) علم طب (۲۸) علم تشریح الاعضاء(۲۹) علم صید یعہ (ادویہ)(۳)علم الخاصیات (۳)علم طلسمات (۳۲) علم فلاحت (کاشت کاری) (۳)علم قلع الاثار (داغ مٹانا)(۳) علم بیطرہ (گھوڑوں کا علاج)(۳۵) علم بزاۃ (بازوں کا علم و علاج)(۳۶) علم ہندیہ (۳۷) علم مساحت (۳۸) علم جراثقال (۳۹) علم آلات الحرب (۴۰) علم حساب الہند (۴۱) علم حساب الہوائی (زبانی حساب)(۴۲) علم جبر و مقابلہ (الجبرا)(۴۳) علم از شاطبقی (خواص العدد)(۴۴) علم اعداد الوفق (۴۵) علم معائنہ (۴)علم موسیقی (۴۷) علم ہیئت (۴۸) علم نجوم (۴۹) علم رمل (۵۰) علم عزائم (۵۱) علم الہیات (۵۲) علم مقالات اہل عالم (۵۳) علم اخلاق (۵۴) علم سیاست (۵۵) علم تدبیر منزل (۵۶) علم اسرار شریعت (۵۷) علم دعوات (۵۸) علم آداب الملوک (۵۹) علم الکیمیاء (۰) علم جواہر ۔([20])

صاحب بدایہ والنہایہ کی عبارت سے بخوبی واضح ہوا کہ محدث کبیر ابن جوزی تمام علوم کے چوٹی کے عالم بے نظیر تھے محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے وفات حسرت کا رقت انگیز تذکرہ کرنے سے قبل آپ کی آخری تصنیف بنام صید الخاطر سے چند ایسی پند و نصائح جنکی عصر حاضر کو اشد ضرورت بھی ہے اور محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ان سے عقائد و معمولات بھی واضح ہوتے ہیں وہ ہم دس نصائح کا ذکر کرتے ہیں۔

(1)صید الخاطر کی اصلاح برائے جاہل مقررین واعظین؟

فصل نمبر ۵۸ میں محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے وعظ کی مجالس میں چند ایسی چیزیں دیکھی ہیں جن کو عوام کے اور جاہل علماء قرب خداوندی کا ذریعہ سمجھتے ہیں حالانکہ ان کا شمار برائی میں ہوتا ہے اور وہ شریعت سے کوسوں دور ہیں مثلاً ایک شعر پڑھنے والا گانے کی آواز میں اشعار پڑھتا ہے اور واعظ لیلی مجنوں کے اشعار گیت کی طرز پر پڑھتا ہے اس پر لوگ تالیاں بجاتے

cc BY

ہیں اور کپڑے پھاڑتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ چیزیں قرب خداوندی کا ذریعہ ہیں حالانکہ سب جانتے ہیں کہ ایسی سریلی آواز موسیقی کی طرح ہے جو نفوس میں نشر اور نشاط کو پیدا کرتی ہے اور ایسی چیز کے درپے ہو جانا جو فساد کو واجب کرے بڑی خطاء ہے ان واعظین کا محاسبہ کرنا چاہیے۔

فائدہ: حضرت شرف ملت علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے کہ سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تقریر کرتے تھے تو مشرکین مکہ پتھر چھینکتے اور آج کا خطیب تقریر شروع بھی نہیں کرتا نعرے شروع ہو جاتے ہیں حالانکہ قرآن نے اعلان کیا: "وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ "(البقرہ2:185) کہ ہدایت کی بات ملنے پر نعرہ تکبیر لگایا کرو فرمایا: اتنے فرق کی وجہ یہ ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صادق الامین تھے اور سچی بات کڑوی ہوتی ہے "اَلْحَقُّ مُرٌّ" حق کڑوا ہے، لہذا ان کو برا محسوس ہوتا ہے سنگ باری کرتے جب کہ آج کل کا خطیب سامعین اور بانی محفل کے مطابق احادیث بنالیتا ہے جبکہ وہ احادیث موضوعہ ہوتی ہیں۔

کیا جاہل واعظین کی محافل سے عوام کو روکا جائے؟

محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ سلف صالحین کی جماعت سے منقول ہے کہ واعظ خلط ملط کرتے ہیں اس وجہ سے ان کی مجالس میں حاضری نہ دی جائے لیکن ابن جوزی اپنا موقف و مختار بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، "وَهَذَا عَلَى الإِطْلَاقِ لَا يَحْسُنُ الْيَوْمَ "یعنی مطلقا لوگوں کو واعظین کی مجلس سے روکنا اچھا نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے لوگوں کے زمانے میں علمی مشاغل تھے اور وہ لوگ قصہ گو کی مجالس میں حاضر ہونے کو رکاوٹ سمجھتے تھے جبکہ آج کل تو لوگ علم سے بہت اعراض کر چکے ہیں تو عوام کو زیادہ نفع واعظ کی مجلس سے ہی حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ واعظ عوام الناس کو گناہوں سے روکے گا اور توبہ کی طرف رغبت دے گا اگر کوئی نفع و نقصان ہے تو وہ واعظ میں ہے اسے خوف الٰہی کرنا چاہیے داغ نے کیا خوب کہا:

ہوش و حواس عقل و خرد جا چکے ہیں داغ　اب ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو گیا

ہمیں یہ علم ہے ہم ہیں چراغ آخر شب　ہمارے بعد اندھیرا نہیں اجالا ہے

(2) نفلی عبادات اور تصنیف وتدریس میں اشتغال کے درمیان افضیلت کا مکالمہ؟

محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ کچھ علماء نفلی عبادت نماز اور روزہ کو کتاب تصنیف کرنے یا تعلیم دینے پر فضیلت دیتے ہیں جو کہ بہت نافع ہے یہ بہتر نہیں ہے کیونکہ یہ ایسی کاشت ہے جس کی فصل اور پیداوار زیادہ ہے اور تادیر اہل زمانہ اس سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں لیکن نفس کا شیطانی باتوں کی طرف توجہ کرنا اس کی دو وجہ ہو سکتی ہیں۔

پہلی وجہ

فرصت سے محبت اور فراغت کو ایسے لوگ محبوب جانتے ہیں کیونکہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالی سے منقطع رہنا اس فراغت کے ذریعے آسان لگتا ہے۔

دوسری وجہ

نفلی عبادات اور روزہ کو ترجیح دینے والے اپنی تعریف کو پسند کرتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کی چاہت ہوتی ہے کہ عوام الناس کے کے سامنے ہماری پہچان نوافل اور تقویٰ کے ذریعے ہو تو اس سب لوگ ہماری طرف زیادہ متوجہ ہوں گے محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ تم پر لازم ہے کہ سلف صالحین کا طریقہ اپناؤ کیونکہ سب پر آقا علیہ الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام کی اتباع مقدم ہے فرماتے ہیں کہ مجھے یہ لوگ بتائیں کیا انہوں نے جاہل صوفیہ جیسی بدعات کے جاری کرنے کا ارتکاب کیا اور علم سے اور مخلوق خدا سے منقطع رہے حالانکہ انبیائے کرام نفوس قدسیہ کا مقصد تو مخلوق خدا کی خدمت کرنا تھا اور لوگوں کو نیکی کا حکم دینا بری راہوں سے روکنا تھا ہاں کوئی عالم اس نیت سے لوگوں سے منحرف ہوتا ہے کہ ان سے شر پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ایسے عالم دین کا لوگوں سے الگ رہنا ایک تقوی اور احتیاط پر مشتمل ہے لیکن طبیب و حکیم جان سکتا ہے کہ نفع آور کون کون سی چیزیں ہیں۔

جس کا عمل ہو بے غرض اس کی جزاء کچھ اور ہی ہے　یہ تیری خوشی بھیک دے یا نہ دے

خور و نیام سے گزر بادہ جام سے گزر　تیرے در پے سائل صدا کر چلے

(3) حکمرانوں کی فاسد تدبیروں کا تنقیدی جائزہ

محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ حکمرانوں اور شاہی ٹولے میں اکثر دین کو نہیں پہچانتے اور آداب دین سے ناواقف ہوتے ہیں اصل پیدائشی طور پر ہی بدعقل ہوتے ہیں اور تہذیب طبع بھی ان کو میسر نہیں ہوتی جو کہ فکر کو پختہ کرتی ہے تو پھر ایسے حکمرانوں سے بھلائی کی کب امید کی جا سکتی ہے عقل تعلیم کے ذریعے بڑھتی ہے جیسا کہ انسان کو کسی کام میں ملکہ تب حاصل ہوتا ہے جبکہ وہ اس کو ہمیشہ کرتا رہتا ہے عقل کا کام سوچنا اور احوال و نتائج میں غور کرنا حاضر سے غائب پر دلیل پکڑنا اور یہ حکمران ہمیشہ کھانے پینے اور لوٹنے میں لگے رہتے ہیں جو کھانا عقل کو اذیت دیتا ہے پھر یہ لمبی نیند سوتے ہیں اور جب نیند سے بیدار ہوتے ہیں تو نشہ آور چیزوں کو پیتے ہیں جس سے عمل تعطل کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے اور جس سے فاسد تدابیر معرض وجود میں آتی ہیں۔

مار و کثر دم رہ گئے کیڑے مکوڑے رہ گئے　صورتیں تو بہت ہیں مگر انسان تھوڑے رہ گئے

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں میں پھرتے ہیں مارے مارے　میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہو گا

OPEN ACCESS

(4) مزارات اولیاء کی زیارت طریقہ اکابرین

آج کل کئی لوگ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کے مزارات پر حاضر ہونے کو برا کہتے ہیں حالانکہ یہ شومئی قسمت ہے جبکہ ان کے اکابر نے تو خود مزارات اولیاپر حاضریاں دیں محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: وَلٰکِنْ لَّہٗ وَظِیْفَۃٌ مِنْ زِیَارَۃِ قُبُوْرِ الصَّالِحِیْنَ وَالْخَلْوَۃِ بِھَا" بہر صورت نیک لوگوں کی قبروں کی زیارت کے لیے وقت کے مقرر کرے اوران کی قبروں کے پاس تنہائی اختیار کرے۔۔

آہ اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے　　جن کا تو چاند تھا وہ ہالے نہ رہے

رسم آذان رہ گئی روح بلالی نہ رہی　　فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی

(5) دوست کو بتائیں لیکن اوصاف کیسے ہوں؟(فصل نمبر ۲۸۳)

محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں آج کل کے دور میں اکثر لوگ اہل تعارف میں سے ہیں ان میں سے بہت کم لوگ ہیں جو سچے اور مخلص دوست ہوں گے ایسا کوئی انسان مجھے دکھائی نہیں دیتا جس میں اخوت واخلاص نسب یااولاد یا بیوی کی وجہ سے ہو اچھا اور مخلص دوست کون ہے چنانچہ حکایت سے واضح کرتے ہیں۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی کو سچا دوست بنانا چاہتے ہو تو اس پر غصے کا اظہار کرو پھر دیکھ لوا گروہ مناسب ہے تو اسے اپنا دوست بنالو اور عصر حاضر میں سچی دوستی کے فقدان کی وجہ یہ ہے سلف صالحین کو فقط فکر آخرت تھی لیکن آج کل دنیا کی محبت غالب آچکی ہے دین کے متعلق باتیں کرنے والوں کو تم پرکھ لو وہ دین پسند نہیں کریں گے۔

تکلیف مٹ گئی مگر احساس رہ گیا　　خوش ہوں کہ کچھ نہ کچھ تو میرے پاس رہ گیا

خیال خاطر احباب چاہیے ہر دم　　انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

(6) قبور اولیاء پر تلاوت قرآن کا ثبوت (فصل نمبر ۲۰۴)

محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہل سنت وجماعت کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو چار سو سال انتقال کئے ہو چکے ہیں:

فَمَا يَخلُوا اَن يَّهدِىَ اِلَيهِ كُلَّ يَومٍ مَا تَقدِيرُه مَجمُوعَۃَ اَجزَاءٍ مِنَ القُرآنِ وَاَقَلّه مَن يَكِفُ عَلٰى قَبرِهٖ فَيَقرَا قُل هُوَ اللّٰهُ اَحَد وَ يَهدِيَهَا لَه

ترجمہ: کوئی دن خالی نہیں جاتا جس دن آپ کو قرآن مجید کے پاروں کا ہدیہ نہ بھیجا جاتا کم از کم جو بھی قبر کے پاس کھڑا ہوتا ہے ضرور قُل ھُوَ اللہ اَحد "(سورۃ اخلاص) پڑھتا اور اس کا ثواب آپ کو ہدیہ کرتا

۔

اور بڑے بڑے بادشاہ قبر کے سامنے کھڑے ہوتے "وَیَوْمَ الْحَشْرِ نَشَرَ الْکَرَامَاتِ الَّتِیْ لَاتُوْصَفُ وَکَذٰلِکَ قُبُوْرُ الْعُلَمَاءِ الْمُحَقِّقِیْنَ "فرماتے ہیں کہ یہ تعظیم تو آپ کے مرنے کے بعد قبر کی ہے قیامت کے دن تو آپ کی کرامات ہوں گی جن کی گنتی نہیں کی جائے گی۔

(7) علماء وفقر بردر امراء کی مذمت (فصل نمبر ۲۰۴)

محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سچے مخلص اولیاء وعلماء کی تعظیم ہے کہ بادشاہ بھی ان کی قبروں کو جھک کر سلامی اور تعظیم کرتے ہیں لیکن اس کے برعکس جو لوگ دنیاوی مقاصد کے لیے امراء کے ساتھ میل میلاپ رکھتے ہیں تو ان کی کدورت کے لیے آثار ان کے احوال میں نظر آتے ہیں؟

حضرت سفیان بن عینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب سے فلاں امیر سے میں نے مال لیا ہے جو فہم قرآن کی دولت نصیب تھی اس سے محروم ہو گیا امراء کے ساتھ تو میل ملاپ رکھنے سے صبر اختیار کرنا چاہیے اگرچہ اس کی وجہ سے زندگی میں تنگی محسوس ہوگی لیکن من وجہ زندگی کو ہر طرف سے خوشی میسر ہوگی اور ان امراء سے میل جول میں مقصود حاصل نہیں ہوتا؟

کیا شان باعمل علماء کی؟

حضرت ابو الحسن القزوینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گھر سے نماز کے وقت نکلتے تھے کبھی بادشاہ آجاتا تو انتظار میں بیٹھ جاتا کہ آپ کو سلامی کے کرے نفس کو اس سے روکنے سے ضرور سامع پر اکتاہٹ ہوگی لیکن جو اس کا ذائقہ چکھ لے گا وہ پہچان لے گا۔

نہ بہار سے شکایت نہ گلہ ہے باغبان سے　　یہ چمن کو کیا ہوا ہے کہ ہے مطمئن خزاں سے

سچ تو یہ ہے کہ بہاروں کا مقدر ہے خزاں　　پھول گلشن میں کھلا کرتے ہیں مرجھانے کو

(8) عصر حاضر کے علماء صوفیاء کی سیرۃ خلاف سنت اور ریاکاری کا تنقیدی۔۔۔جائزہ (فصل نمبر ۱۰۸)

محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ وہ ریاکاری کرتے ہیں حالانکہ وہ علم سے خالی ہوتے ہیں بازار میں نہیں جاتے اور دوستوں کی ملاقات کے لیے نہیں جاتے اور بازار میں خریداری کے لیے نہیں جاتے دراصل وہ لوگ چاہتے ہیں کہ عام لوگوں کے درمیان جاہ وجلال قائم رہے اس لیے کہ اگر وہ بازار میں عام لوگوں کے ساتھ اختلاط کرلیں تو ان کا جاہ ومقام مٹتا ہے اور کون ان کے ہاتھ چومے گا؟

OPEN ACCESS

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالی علیہ خود حضرت شیخ فرید الدین عطار کی مجلس میں جا کر بیٹھا کرتے تھے اور اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ خود آقا علیہ الصلوۃ والسلام بازار میں چیزیں خریدنے کے لیے جاتے اور مبارک کندھوں پر بوجھ لادتے تھے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین ہو کر بازار میں کپڑے کی خریداری کے لیے جایا کرتے تھے۔

حضرت طلحہ بن مطرف رضی اللہ تعالی عنہ جو اہل کوفہ کے قاری تھے جب ان کے پاس عوام الناس کا ہجوم بطور زیارت کے ہو گیا تو انہوں

نے حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کے پاس حصول علم کے لیے جانا شروع کر دیا لوگوں کا میلان اعمش کی طرف ہو گیا اور طلحہ کو لوگوں نے چھوڑ دیا اس کے برعکس جو آج کل لوگوں کی حالت زار ہے جمہور وسلف صالحین اس سے دور تھے۔

(9) کیا دولت عبادت کے لیے بری ہے تجارت عبادت؟

محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: جو دین دار صاحب اولاد ہوں ان کی سلامتی پر تعجب ہے جب ان کی کمائی کی راہ تنگ ہو جاتی ہے اس وقت ان کی مثال اس پانی کی ہے جس کا بند باندھ دیا ہو پھر وہ اندر ہی اندر میں کام کرتا ہو بالآخر بند کھل جائے یہی معاملہ عیال دار کا ہے جب اس پر رزق کی تنگی ہوتی ہے تو ہمیشہ میلے کرتا رہتا ہے جب رزق پر قادر نہیں ہوتا پھر مشتبہ امور میں رخصت تلاش کرتا ہے پھر اگر اس کا دین کمزور ہو تو پھر اپنے ہاتھوں کو حرام کی طرف لمبا کرتا ہے خوب جان لو جب تک دل جمعی نہیں ہو گی اس وقت نہ علم حاصل ہو گا نہ عمل مراقبہ متقدمین علماء کو چند چیزوں کی وجہ سے دل جمعی حاصل تھی ۔

متقدمین علماء کا معاشی پہلو کیسا تھا؟

(1) ہر سال ان کو بیت المال سے وظیفہ دیا جاتا جس سے ان کی ضرورتیں پوری ہوتی تھیں۔

(2) بعض وہ لوگ تھے جن کے پاس مال تھا اور وہ تجارت کرتے تھے جیسے حضرت سعید بن مسیب حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت عبد اللہ بن مبارک رحم اللہ علیہم اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اگر میرے پاس مال نہ ہوتا تو مجھے بادشاہ ردی رومال کی طرح پھینک دیتے حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی پونجی گم ہو گئی تو رو رو کر فرمانے لگے کہ یہی تو میرے دین کا سہارا تھا؟ بعض لوگ وہ تھے جو بغیر احسان جتلائے اپنے بھائیوں کی خدمت کر کے سکون محسوس کرتے تھے اور حضرت لیث بن سعید اکابر کو تلاش کیا کرتے تھے حتی کہ لیث نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی طرف ایک ہزار دینار بھیجا اور منصور بن رعمار کو بھی ایک ہزار دینار عطا کیا۔

(10) فتنہ انگیز چیزوں سے بھی بچیں؟

محدث کبیر ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ فتنہ پیدا کرنے والی چیزوں سے بھی اپنے آپ کو بچائیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ فتنہ کی بنیاد تین چیزوں پر رکھی گئی ہے۔

(1) عورتیں : یہ شیطان کا پھیلا ہوا جال ہے۔

(2) شراب: یہ اس کی سونتی ہوئی تلوار ہے۔

(3) درہم ودینار : یہ زہریلے تیر ہیں۔ جو شخص عورتوں کی طرف میلان کرے گا اس کی زندگی میں صفائی نہیں رہے گی جو شراب سے

پیار کرے گا اس کی عقل کو نفع نہیں پہنچے گا جو درہم ودینار سے پیار کرے گا وہ ساری زندگی ان کا ہی غلام ہو جائے گا" تلک عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ" یہ چند صید الخاطر سے قارئین کے لیے اقتباس تھے تا کہ علی وجہ البصیرۃ وہ اس تحقیق کا مطالعہ کریں۔

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا اہل اسلام کو داغ مفارقت اور وفات حسرت

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ دنیائے اسلام کے عظیم امام مفکر و محدث تھے جتنا انسان مخلص اور بلند مرتبہ ہوتا ہے اتنے ہی اس کے حاسدین اور کینہ رکھنے والے زیادہ ہوتے ہیں ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے ساتھ اواخر عمر میں خلیفہ ناصر کے پاس حاسدین نے شکایت کی جس کا سبب پانچ سال آپ کو جیل کی صعوبتیں اٹھانی پڑیں بالآخر آپ کا صاحبزادہ یوسف نے خلیفہ کی والدہ سے روابط نکالے بالآخر اس نے آپ کو آزاد کروایا جبکہ آپ کی عمر مبارک اسی سال کو پہنچ چکی تھی بعد ازاں یہ دنیا کا عظیم امام گھر تشریف فرما ہوئے، پانچ ایام علالت میں گزارنے کے بعد بروز جمعۃ المبارک نماز مغرب اور نماز عشاء کے درمیانی لمحات میں ماہ رمضان المبارک کو وصال کر گئے آپ کی وصیت کے مطابق عمل کیا گیا وصیت یہ تھی۔ اے لوگوں! وہ سارے اقلام اکھٹے کئے جائیں جن سے میں نے تمام حیات فانی میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی احادیث تحریر کی ہیں اور ان کی نوکوں پر لگی ہوئی سیاہی کھرچ دی جائے چنانچہ سیاہی کا انبار لگ گیا پھر اس عاشق صادق نے یہ وصیت جاری کی مرنے کے بعد میری نعش کو غسل دینے کے لیے پانی پہ روشنائی ڈال دینا شاید وہ میرا مہربان مولا اس بدن کو آتش دوزخ سے بچالے جس پر اس کے محبوب خیر الانام کی احادیث طیبہ کے ذرات لگے ہوئے ہوں خوش نصیبی باپ بھی عالم بیٹا بھی عالم والد کا تربیت یافتہ بیٹا حضرت العلام ابو القاسم نے نماز جنازہ پڑھایا لوگوں نے بہت غم کا اظہار کیا۔ اور پوری رات آپ کی قبر پر تلاوت قرآن کا سلسلہ جاری رہا محدث کبیر کی وصیت کے مطابق ان کی قبر پر اشعار مندرجہ ذیل لکھے گئے:

CC BY

يَا كَثِيرَ الْعَفْوِ عَمَّنْ كَثُرَ الذَّنْبُ لَدَيْهِ
جَاءَ كَ الْمُذْنِبُ يَرْجُو الصَّفْحُ عَنْ جُرْمٍ يَدَيْهِ
انا ضَيْفُ وَ جَزَاءُ الضَّيْفِ إِحْسَانُ إِلَيْهِ

وہ ذات جو اپنی بارگاہ میں زیادہ گناہ کرنے والے کو معافی دینے والی ہے تیری عظیم بارگاہ میں وہ عاصی و گناہ گار آیا ہے جو اپنے گناہ کی بخشش کی امید رکھتا ہے میں تو تیرا مہمان ہوں مہمان کا حق یہ ہے کہ اس کی طرف نیکی واحسان کیا جائے۔

مآخذ و مراجع

([1]) ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، (م1348ء) سیر اعلام النبلاء، بیروت: مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، سن طباعت 1996ء۔ ج1، ص18

([2]) اشتیاق احمد، مقدمہ کتاب الاز کیاء (مترجم)، کراچی: مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار، سن طباعت 1992۔ ج1، ص18

([3]) دہلوی، شیخ عبدالحق، (م1052ء) تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف۔ (اردو)، لاہور: مطبوعہ مکتبہ قادریہ، سن طباعت ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء۔ ج1، ص۱۱۸

([4]) الجوزی ، عبدالرحمن بن علی بن محمد، (م1201ء) الوفاء بأحوال المصطفی (مقدمہ مولانا محمد اشرف سیالوی)، دہلی: مطبوعہ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، سن طباعت 1983ء۔ ج1، ص7

([5]) قادری، امام احمد رضا خان، (م1921ء) فتاوی رضویہ، لاہور: مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، سن طباعت 2004ء۔ ج26، ص430

([6]) بھیروی ، الاستاذ ذالفقار احمد، مقدمہ عیون الحکایات (مترجم)، لاہور: مطبوعہ زاویہ پبلشرز، سن طباعت 2008ء۔ ص29

([7]) القاسمی ، مفتی محمد ارشاد، مقدمہ کتاب البر والصلہ (مترجم)، کراچی: مطبوعہ زم زم پبلشرز اردو بازار، سن طباعت 2008ء۔ ص30

([8]) القسطنطيني، مصطفی بن عبداللہ، (م1657ء) کشف الظنون، بیروت: مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، سن طباعت 1951ء۔ ج1، ص25

([9]) دہلوی، شیخ عبدالحق، (م1052ء) تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف۔ (اردو)، لاہور: مطبوعہ مکتبہ قادریہ، سن طباعت ۱۴۲۰ھ/1999ء۔ ص239،240

([10]) دہلوی، شیخ عبدالحق، (م1052ء) تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف، لاہور: مطبوعہ مکتبہ قادریہ، سن طباعت ۱۴۲۰ھ/ 1999ء۔ ص112

([11]) دہلوی، شیخ عبدالحق، (م1052ء) تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف، لاہور: مطبوعہ مکتبہ قادریہ، سن طباعت ۱۴۲۰ھ/ 1999ء۔ ص121

([12]) دہلوی، شیخ عبدالحق، (م1052ء) اشعۃ اللمعات (فارسی)، لاہور: مطبوعہ فرید بک سٹال، سن طباعت 1983ء ۔ ج1، ص23

([13]) دہلوی، شیخ عبدالحق، (م1052ء) اخبار الاخیار، لاہور: مطبوعہ شبیر برادرز، اردو بازار، سن طباعت 2008ء ۔ ص11

([14]) قاضی، موفق الدین ابو محمد عبداللہ ، بہجۃ الاسرار، لاہور: مطبوعہ تصوف ایڈیشن گنج بخش روڈ، سن طباعت 2022ء ۔ ص194

([15]) امام محمد بن یحی ، قلائد الجواہر فی مناقب عبدالقادر، لاہور: مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، سن طباعت 2018ء ۔ ص45

([16]) دہلوی، شیخ عبدالحق، (م1052ء) تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف ، لاہور: مطبوعہ مکتبہ قادریہ، سن طباعت ۱۴۲۰ھ/ 1999ء۔ ص116

([17]) مصری، شیخ عبدالفتاح، (م1997ء) قیمۃ الزمن عند العلماء۔ بیروت: مطبوعہ مکتبہ المطبوعات الاسلامیہ، سن طباعت 1983ء۔ ص61

([18]) سیوطی، علامہ جلال الدین، (م1505ء) الکنز المدفون والفلک المشحون۔ قاہرہ: مطبوعہ مطبع المیمنہ، سن طباعت 1903ء۔ ص20

([19]) دمشقی، عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر، (م1303ء) البدایہ والنہایہ۔ بیروت: مطبوعہ مکتبۃ المعارف، سن طباعت 1990ء۔ ج1، ص31

([20]) رازی، محمد بن عمر بن الحسین، (م1210ء) حدائق الانوار فی حقائق الاسرار۔ ملتان: مطبوعہ دار المعارف، سن طباعت 1993ء۔ ص32

OPEN ACCESS

CC BY